Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۶۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۱۷ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۲ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۲۲ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۲

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں دعاؤں کی درخواست

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں آمدہ سابقہ اطلاع کے مطابق حضرت سیّدہ کو ادویات سے علاج کے لئے چند دن کے لئے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔
احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل اور جلد شفاء کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ بوستاں میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دُعا کرو کہ مَیں اچھا ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دُعا کیا کام کرے گی جبکہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بَد دُعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سُن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۷)

"چار پانچ دن یہاں رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دُعا کی تحریک ہو۔ یہ خیال نہ کرو کہ پیچھے نقصان ہوگا۔ سب کچھ خدا کرتا ہے۔ اسباب پر نظر نہ رکھو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ رعایت اسباب ہی چھوڑ دو۔ بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلاں بات ہو تو ہی یہ ہوگا۔ جیسے کہ روٹی کھانی پانی پینا منع نہیں ہے۔ مگر اس پر یہ بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے۔ کئی آدمی روٹی کھاتے ہیں۔ ادھر سُول (درد) ہؤا اور جان گئی۔ پانی پیا اور ہیضہ سے مر گئے۔ ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے۔ اسباب وہی بہم پہنچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۱)

خدا تعالیٰ کے احکام اور صفات کی پیروی کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"خدا تعالیٰ صرف اپنی صفات کے جلووں سے ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اوامر اور نواہی کے جلووں سے ظاہر ہوتا ہے۔ احکام دیتا ہے اور بعض چیزوں سے منع کرتا ہے۔ کہیں شجرۂ طیبہ ہے اور کہیں شجرۂ خبیثہ ہے۔ فرماتا ہے کہ شجرۂ ممنوعہ کی طرف نہ جاؤ۔ وہ خبیث شجر ہے تو یہاں انسان روزانہ دو ٹوک فیصلے کرنے کا اہل ہو جاتا ہے یہاں اس کی سوچوں اور فکروں کا سوال نہیں رہتا۔ بلکہ کھلم کھلا خدا کی عبودیت کے مراحل اس کے سامنے آتے ہیں اور ہر مرحلے پر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے عبودیت کرنی ہے یا عبودیت سے منہ پھیرنا ہے پس ان معنوں میں جب وہ ان شرائط کو پُورا کرتا ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پورا کرتا ہے یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی حد تک پُورا کرتا ہے تو وہی چار صفات کے جلوے دوبارہ ایک کے بعد دوسرے ہمارے سامنے رقص کرتے ہوئے آجاتے ہیں ایک حسین نظارے کی صورت میں آجاتے ہیں۔ ربوبیت کے معاملے میں ہم نے کس حد تک خدا کے احکامات کی پیروی کی اور اس کی مناہی سے بچے۔ رحمانیت کے پہلو سے ہم نے خدا تعالیٰ کے کس کس حکم کی پیروی کی اور کس کس حکم کا انکار کیا۔ اور رحیمیت کے پہلو سے ہم نے کس حد تک خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی یا ان کا انکار کیا۔ اور اسی طرح مالکیت کے پہلو سے ہم کس حد تک واقعۃً خدا کے سچے بندے ثابت ہوئے یہ عبودیت کے مضمون کو مکمل کر دیتا ہے اور اسی مضمون میں یہ نماز بھی شامل ہے جس میں ڈوب کر آپ خدا سے یہ تعلقات قائم کر رہے ہیں خدا نے ہی اپنے تعلق کا یہ ذریعہ بیان فرمایا اور سب سے زیادہ اس کو اہمیت دی تو اس ساری دُنیا کی سیر کے بعد جب ایک نمازی واپس اپنے حال میں لوٹتا ہے تو یہ بھی پھر پہچانتا ہے اور دیکھنے کی کوشش کرتا ہے کہ مَیں کس حد تک نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل کے ساتھ نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل سے بالا اور اونچا ہو کر خدا کے حضور

باقی صفحہ ۷ پر

حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں،
میرے چھوٹے بھائی سیّد امین احمد صاحب کا کراچی میں ۱۸ فروری کو شام پانچ بجے ہرنیا کا آپریشن ہؤا ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب لکھتے ہیں کہ، میری بیٹی عزیزہ محمودہ رحمٰن کے خسر مکرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب کا اب تیسرا آپریشن ہؤا ہے۔ ان کے گردے صحیح کام نہیں کر رہے۔ حالت پریشان کن ہے۔
احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (ریٹائرڈ ایل آر او) کی بیٹی بشریٰ ثمین بعمر ۳۹ سال ۱۳ فروری ۱۹۹۲ء کو جرمنی میں بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ جنازہ بروز ہفتہ ۲۲ فروری کو ربوہ پہنچنے کی امید ہے۔ بوقت ۲ بجے سہ پہر جنازہ پڑھے جانے کی تجویز ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندیٔ درجات اور ان کے کم عمر بچوں کے لئے خدائی حفاظت کی دعا کریں۔

فضل عمر ہسپتال میں خالی اسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ آئی (EYE) میں میڈیکل آفیسرز کی ایک ایک آسامی خالی ہے، مرکز میں خدمت کی خواہش رکھنے والے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز اس سلسلہ میں ہسپتال سے فوری رابطہ قائم فرمائیں،
درخواست کے ہمراہ اپنی اسناد اور دیگر کاغذات کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں بھی منسلک کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ تبلیغ ۱۳۷۱ہش ۲۲۔ فروری ۱۹۹۲ء

نیکی اور بدی کی تعریف

اوّل تو بدی چھوڑ کر نیکی کرنے میں نہ صرف کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ نیکی ہے ہی اس بات کا نام جس سے فائدہ ہی فائدہ ہو۔ لیکن ایسا نہ ہو تو بھی کرنی تو نیکی ہی چاہیئے۔ کیونکہ اگر کوئی کہے کہ نیکی سے نقصان ہوتا ہے تو اس کے دل میں نیکی اور بدی کی تعریف مختلف ہوگی۔ چوری سے فائدہ تو ہوتا ہوگا اور ہے یہ بدی اسے چھوڑ دینے کا نام نیکی ہے تو اس نیکی سے چور کو "نقصان" ہی ہوگا۔ لیکن فائدہ اور نقصان کی یہ تعریف۔ معروف تعریف نہیں ہے۔ نیکی کبھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ اور اگر نقصان پہنچائے تو وہ عارضی ہوگا۔ اور دیرپا فائدہ پر منتج ہوگا۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"معاصی کی مثال تو حُقّہ کی سی ہے کہ اس کو چھوڑ دینے سے کوئی دِقّت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی مگر شرک کی مثال افیم کی سی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔ بعض کا یہ خیال بھی ہوگا کہ انقطاع الی اللہ کر کے تباہ ہو جاویں۔ مگر یہ سراسر شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ کی راہ میں برباد ہونا آباد ہونا ہے۔ اس کی راہ میں مارا جانا زندہ ہونا ہے۔ کیا دنیا میں ایسی کم مثالیں اور نظیریں ہیں کہ جو لوگ اس کی راہ میں قتل کئے گئے ہلاک کئے گئے ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ذرّہ ذرّہ زمین میں ملتا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف بدی اور نیکی کی صحیح تعریف ہمارے سامنے رہنی چاہیئے بلکہ اس کے نتائج اور عارضی اور دیرپا فوائد کی تفصیل سے بھی ہمیں ناواقف نہیں ہونا چاہیئے۔ یہی بات ہماری زندگی کی راہیں متعین کرتی ہے۔ یہی بات دل میں یہ یقین پیدا کرتی ہے۔ کہ بدی کو چھوڑنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ جس طرح نیکی کے کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس بات کا یقین ہماری تاریخ سے بھی پیدا ہوتا ہے اور روز بروز ہونے والے واقعات سے بھی۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کو بھرپور طور پر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ انقطاع الی اللہ ہی اصل زندگی ہے۔ اس راہ میں جان دینی پڑے تو اسے زندہ جاوید ہونا سمجھیں۔ اور بربادی کو آبادی گردانیں۔

۱۹۔ فروری کے الفضل کے اداریہ کے دوسرے پیرے میں پہلی سطر میں ایک لفظ رہ گیا ہے۔ اس سطر کو یوں پڑھا جائے۔ "۲۰۔ فروری کا دن حضرت فضل عمر کی پیدائش کی "خبر" کا دن ہے"۔

ہر ایک کام کو جو ہے سنوارنے والا
بنے بنائے کو یکدم بگاڑ سکتا ہے
مجھے رگیدنے والے کو یہ نہیں معلوم
خدا، خدا ہے اسے وہ لتاڑ سکتا ہے

ابوالاقبال

نگہِ پاک

کیا سحر مجھ پہ وہ نگہِ پاک کر گئی
دِل کو گداز آنکھ کو نمناک کر گئی

میخانۂ الست میں پہنچا گئی مجھے
اور چاک میرا دامنِ ادراک کر گئی

بجلی سی اک گری مرے سفلی وجود پر
نفسِ دنی جلا کے اسے خاک کر گئی

پہلے ہی منحرف تھا روایاتِ دہر سے
اب تو مجھے یہ اور بھی بے باک کر گئی

میری نگاہِ دِل کو جِلا دے کے مجھ پہ فاش
رازِ درونِ پردۂ افلاک کر گئی

دونوں جہاں کو میری نظر سے گرا دیا
مجھ کو فدائے صاحبِ لولاک کر گئی

عشقِ خدا و حُبِّ خلائق کے درد سے
معمور میرا سینۂ صد چاک کر گئی

راجہ نذیر احمد ظفر

اعلاناتِ دارالقضاء

(مکرمہ لطیف اختر صاحبہ ترکہ رانا سلیم احمد صاحب)

○ محترمہ لطیف اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سلیم احمد صاحب ولد مکرم چوہدری نور احمد صاحب ساکن ۱۸/۱ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ آپ کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آن کا مکان ۱۸/۱ دارالیمن وسطی ربوہ میں واقع ہے وہ ان کے بیٹے مکرم رانا وسیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء جنکی تفصیل درج ذیل ہے کو اس سے اتفاق ہے

۱۔ محترمہ لطیف اختر صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم رانا وسیم احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ طیبہ شہناز صاحبہ (بیٹی)
۴۔ " راحت گلنار صاحبہ (" ")
۵۔ " رضوانہ اسرار صاحبہ (" ")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(خالدہ ملک صاحبہ بابت ترکہ کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ)

○ محترمہ خالدہ ملک صاحبہ (بنت مکرم کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ آف کوئٹہ) نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ان کے دو پلاٹ ۲۵/۴ اور ۶/۱ دارالصدر ربوہ میں واقع ہیں۔ یہ دونوں پلاٹ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کئے جائیں۔

۱:۔ مکرم خالد ملک صاحب پسر
۲:۔ محترمہ خالدہ ملک صاحبہ دختر
۳:۔ " فوزیہ ملک صاحبہ "
۴:۔ " شہناز ملک صاحبہ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ۔۔۔۔ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

علم الارواح ایک قدیم علم ہے اور یہود میں اس کا خاص رواج تھا خصوصاً جب ان کا تعلق دین سے کم ہوا اور الہام کا دروازہ بند ہوا تو وہ اس کی طرف بہت متوجہ ہو گئے۔ حضرت مسیح ناصری کے وقت میں ان میں اس کا رواج بہت بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح کے وقت میں ایک فرقہ ہوا تھا اسینیوں کے نام سے تھا جن کی نسبت انجیل میں فریسیوں کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیح اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ ایک پرانا نسخہ کتاب کا جرمنی میں ملا ہے جس میں ایک اسینی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح ہمارے فرقہ کے ایک آدمی تھے اور مسیح کی زندگی کے حالات عجیب پیرایہ میں اس میں لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے۔ دیکھو "THE CRUCIFIXION BY AN EYEWITNESS" یہ کتاب میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس فرقہ کی نسبت انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے کہ یہ لوگ روزے رکھتے اور بڑی پاک زندگی بسر کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے اور معجزے دکھاتے تھے چنانچہ فائلو PHIL ان کی نسبت لکھتا ہے کہ غیر قوموں کے جادوگروں سے مرعوب نہ ہونا چاہیئے۔ ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور اس نے مثال کے طور پر اسینیوں کو پیش کیا ہے۔ جوزیفس مشہور یہودی مصنف بھی ان کے ذکر میں لکھتا ہے کہ وہ پیشگوئیاں کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے۔ ان کی نسبت لکھا ہے کہ عبادت کے وقت مراقبہ کرتے تھے تا ان کی ارواح کا تعلق آسمانی باپ سے پیدا ہو جائے اور ان کے لیڈر اسم اعظم کے جاننے کا دعویٰ کرتے تھے جو بقول ان کے بیالیس حرفوں کا ہے۔ یہ لوگ عورتوں سے الگ رہنے کو پسند کرتے تھے تاکہ "مزید الہام ان پر نازل ہو"۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۸ صفحہ ۷۱۸ تا ۷۲۰)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ مدینہ کے یہودیوں سے ایک شخص عبداللہ بن صیاد پیشگوئیاں کیا کرتا تھا۔ جب اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس کا امتحان کرنے کے لئے گئے۔ اور چونکہ وہ غیب کے علم کا دعویٰ کرتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ میں نے اپنے ذہن میں ایک لفظ رکھا ہے تم بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے سورہ دخان کی آیت (   ) ذہن میں رکھی تھی۔ اس نے سوچ کر جواب دیا دخ۔ دخ اور آگے خاموش ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لن تعدو قدرک۔ تو جس حیثیت کا ہے اس سے آگے نہ بڑھے گا۔ یعنی تیرا علم دماغی ہے تو الٰہی اخبار کو نہیں بتا سکتا۔ اس شخص کے متعلق صحابہ کو خیال تھا کہ یہ دجال ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو یہ کہہ کر منع فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس کو مار نہیں سکتے اور اگر یہ دجال نہیں تو پھر اس کا مارنا ناجائز ہے۔ بہر حال اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود میں اس قسم کے لوگ موجود تھے جو ارواح سے تعلق رکھنے کے مدعی تھے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ اسینی فرقہ کے لوگوں سے تعلق رکھتے تھے۔

اس تمہید کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب قرآن کریم نے غیب کی خبریں بتائیں اور کفار نے جواب سے عاجز آکر یہود سے اس بارہ میں مدد چاہی تو انہوں نے ان سے کہا کہ اس شخص سے روح کے متعلق سوال کرو یعنی روح میں کیا کیا قوتیں ہیں۔ اس سوال کے جواب سے وہ پکڑا جائے گا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر تو آپ یہ جواب دیں گے کہ روح میں بڑی بڑی طاقتیں ہیں جن سے وہ علم غیب معلوم کر لیتی ہے تو ہم کہیں گے کہ پھر قرآنی علوم کو ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے کیوں سمجھیں۔ کیوں نہ اسے آپ کی بعض روحانی مشقوں کا نتیجہ قرار دیں اور اگر آپ یہ جواب دیں گے کہ روح میں کوئی ایسی طاقت نہیں ہے تو ہم آپ کے اس جواب پر آپ کا عدم علم ثابت کریں گے۔ گویا ان کے نزدیک قرآنی علوم محض ایک دماغی مشق کا نتیجہ تھے۔

اس امر کا ثبوت کہ یہود میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ارواح سے تعلق پیدا کرنے کا خیال پایا جاتا تھا قرآن کریم سے بھی ملتا ہے۔ چنانچہ سورۃ جن میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کر کے جو موسےٰ پر ایمان لائی تھی اور جن کی نسبت میں پہلے ثابت کر آیا ہوں کہ وہ انسان ہی تھے۔ ان کا یہ قول نقل فرمایا ہے (   ) (سورہ جن رکوع ۱) کہ ہم آسمانی خبروں کے معلوم کرنے کے لئے آسمان کی طرف توجہ کر کے بیٹھا کرتے تھے یعنی مراقبہ کیا کرتے تھے۔

اگر یہود ایسا سوال نہ کرتے تب بھی قرآن کریم میں اس سوال پر روشنی ڈالنی ضروری تھی۔ کیونکہ یہ عقیدہ درحقیقت سب سچے مذہبوں پر حملہ ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بتائے بغیر بھی انسان ارواح کی مدد سے ہدایت کے اصول دریافت کر سکتا ہے جیسا کہ تھیاسوفی والے ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کے رُو سے ہر شخص جو بعض نام نہاد روحانی مشقیں کرے علوم غیبیہ سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ عقیدہ صحیح ہو تو مذہب کے بارہ میں امن بالکل اٹھ جاتا ہے۔

قرآن کریم اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ (   ) اے محمد رسول اللہ تو ان سے کہہ دے کہ روح کامل یعنی جو روح خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق رکھتی ہے اور بعض علوم غیبیہ سے آگاہ کی جاتی ہے من امر ربی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار ہوتی ہے۔ بغیر امر رب کے کوئی روح کامل نہیں ہو سکتی۔ اور جس قسم کی مشقوں اور جادوؤں اور یوگا کو تم روح کے کامل کرنے کا ذریعہ بتلاتے ہو۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ رُوح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے کامل ہوتی ہے۔ گویا اس جگہ الروح سے مراد کامل روح ہے جو سب روحانی صفات کو اپنے اندر رکھتی ہو۔ جیسے کہ قرآن کریم کے شروع میں ہی آتا ہے (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) کامل حمد جس میں حمد کی سب ضروری صفات پائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ انہی معنوں میں الروح کا لفظ اس جگہ استعمال ہوا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ روح کو کامل کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بغیر اذن الٰہی کے کوئی روح کامل نہیں ہو سکتی۔ خواہ اس کے کامل کرنے کیلئے کتنے ہی یوگ استعمال کئے جائیں اور کتنی ہی مشقیں کی جائیں۔ اس دعوے کی ایک تازہ مثال کرشنا مورتی کا وجود ہے۔ مسز اینی بیسنٹ نے اس نوجوان کو اور ان کے ایک اور بھائی کو خاص طور پر یوگا کے اصول کے ماتحت پالا تھا۔ اور بڑے بڑے ماہر فن ان کی تربیت پر مقرر کئے تھے کہ روزانہ توجہ سے ان کے خیالات کو درست رکھیں لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جو بڑا بھائی تھا وہ تو ہر وقت شکائت کرتا تھا کہ ہم قیدیوں کی طرح ہیں اور خواہ مخواہ ہم پر جبر کیا جاتا ہے اور چھوٹا بھائی جسے بڑے کی بغاوت کی وجہ سے چنا گیا۔ اب علی الاعلان مسز اینی بیسنٹ کے خیالات کی تردید کر رہا ہے

اگر کہا جائے کہ قرآن کریم کا یہ جواب تو ایک دعویٰ ہے جواب کہلانے کا مستحق نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حد تک تو صرف اصل بتایا گیا ہے۔ سوال کا جواب آیت کے اگلے حصہ سے شروع ہوتا ہے (تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر کم) کہہ کر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ روح کی قوتوں کو نشوونما دینے کے لئے جو مشقیں انسانوں نے بنائی ہیں گو ان کے نتیجہ میں بعض قوتیں روح کو حاصل ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ حقیقی قوتوں کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور تھوڑی ہیں۔ پس ان کی بنا پر کلام الٰہی کا انکار عقل کے خلاف ہے۔ ناقص شئے کامل کی قائم مقام کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔

اس امر کا ثبوت کہ یہ علم بالکل ناقص ہے میں ہمیشہ یہ دیا کرتا ہوں۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگ جو اس علم کی مدد سے روحانی باتیں دریافت کرتے ہیں۔ ان کی معلوم ہوئی خبروں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر روحانی مشقوں سے سابق ارواح سے حقیقی طور پر علوم دریافت کئے جا سکتے۔ تو یہ اختلاف کبھی نہ ہوتا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح ایک ہندو یوگی کو کچھ اور بتاتی ہے۔ اور ایک مسیحی روحانی کو کچھ اور بتاتی ہے اور ایک یہودی کو کچھ اور بتاتی ہے۔

جو لوگ اس علم کے ماہر ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب مسٹر اٹکنسن امریکن جو بہت سی کتب کے مصنف ہیں صاف لکھتے ہیں کہ ہم کو بری اور منذر باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور آئندہ کی اچھی خبریں نہیں ملتیں۔ یہ گویا اپنے مونہہ سے اقرار ہے (تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر کم) حالانکہ انبیاء کی نسبت قرآن شریف یہ فرماتا ہے (   ) (کہف) رسولوں کا پہلا کام وہ اخبار غیبیہ بتانا ہے جو بشارتوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور دوسرا کام انذاری خبروں کا بتانا ہے۔

فرماتا ہے ہم نے دُنیا میں ہزاروں چیزیں پیدا کی ہیں اور غرض یہ ہے کہ انسان کے لئے ایک شغل پیدا کریں تا وہ ان اشیاء کو دریافت کرے پھر ان سے کام لے اور زینۃ کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ دُنیا کی ہر چیز کوئی نہ کوئی فائدہ رکھتی ہے۔ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں کوئی فائدہ نہ ہو اسی ایک لفظ سے کس طرح اس نکتہ کو واضح کر دیا گیا ہے کہ دُنیا کی کوئی چیز لغو نہیں اگر (   ) ہوتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ بعض اشیاء مفید ہیں اور بعض غیر مفید۔ مگر اللہ تعالیٰ سب اشیاء کو جو دُنیا پر ہیں دُنیا کے لئے زینت کا موجب قرار دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دین حق کے نزدیک دُنیا کی ہر شئے میں فوائد ہیں اور وہ ایک حسن یعنی خوبی اپنے اندر رکھتی ہے اور کوئی چیز بھی نہیں کہ جو دُنیا کا حسن بڑھانے والی نہ ہو۔ افسوس کہ اس حکم سے مسلمانوں نے فائدہ اٹھانا چھوڑ دیا اور تحقیق اور ایجاد کے کام کو نظر انداز کر دیا۔ اور یورپ والوں نے باوجود قرآن کریم کو نہ ماننے کے اس حکم پر عمل کیا اور علوم میں اس قدر ترقی کی کہ ساری دنیا پر غالب آ گئے۔

(تاکہ ہم ان کا امتحان لیں کہ ان میں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت

حضرت سیّد غلام حسین بھیروی کا ایک واقعہ

حضرت خان صاحب سید غلام حسین شاہ صاحب بھیروی رفیق حضرت بانیؑ تھے آپ کی زندگی کا ایک یادگار واقعہ آپ کا سفرِ بٹالہ ہے جو آپ نے سیدنا حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کی تعمیل میں کیا اور جس پر حضور نے اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ ذیل میں آپ ہی کے قلم سے یہ دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

"عاجز کو خدا کے محض فضل سے چودہ سال کی عمر میں حضرت بانیؑ سلسلہ کی بیعت نصیب ہوئی۔ مجھے اس بات کا ازحد شوق تھا۔ کہ حضرتؑ اپنی زبانِ مبارک سے مجھے کسی قسم کا بھی کام کرنے کا ارشاد فرمائیں تاکہ میں اس کی تعمیل کر کے اپنی خواہش پوری کروں۔ غالباً ۱۸۹۸ء تھا۔ جب کہ ہم درجن بھر آدمی حضرت کے ساتھ گول کمرہ میں کھانا کھاتے اور چھوٹی بیت الذکر میں جو کہ اب بیت مبارک کہلاتی ہے، نماز پڑھا کرتے تھے۔ مجھے اکثر حضرت کے پاؤں دبانے اور حضور کو پنکھا جھلنے کا شرف حاصل ہوا ہے ظہر کی نماز کے بعد حضرت بیت الذکر میں ہی ڈاک پڑھا کرتے تھے جو ان ایام میں دوپہر کو آیا کرتی تھی۔

ایک دن میرے دل میں بڑا جوش اور شوق پیدا ہوا کہ آج اگر حضرت مجھے کسی کام کا ارشاد فرمائیں تو دل کی تمنا پوری ہو۔ حضرت تو ڈاک پڑھ رہے تھے اور میرا دل تڑپ رہا تھا۔ کسی کام کرنے کے لئے کہ اتنے میں حضرت صاحب نے خط پڑھتے پڑھتے گردن مبارک کو اوپر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ ایک بلٹی ہے۔ آپ بٹالہ سے جا کر لے آئیں۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دل تو باغ باغ ہو گیا۔ بلٹی میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا ابھی ٹھہریئے اور حضور اندر تشریف لے گئے۔ چند منٹ میں باہر تشریف لا کر میرے ہاتھ میں پانچ روپے دے کر فرمایا کہ یہ اس کے اخراجات کے واسطے ہیں۔

روپے اور بلٹی لے کر میں خوشی سے اچھلتا ہوا میں بیت الذکر سے نیچے اُترا۔ یکے کے اڈے سے پتہ لگا۔ کہ اس وقت یہاں کوئی یکّہ نہیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں ایک یا دو یکّے ہوتے تھے اگر وہ بٹالہ چلے جاتے پھر قادیان سے بٹالہ تک جانے کے واسطے کوئی سواری نہ ہوتی۔ خیر میں پیدل چل پڑا۔ اور شام کو بٹالہ پہنچ گیا۔ اسٹیشن پر بابو جی کو بلٹی دکھائی۔ اُس نے کہا پارسل آیا ہوا ہے۔ تم صبح چھڑا لینا۔ اب رات کو کہاں رکھو گے۔ رات سرائے میں ٹھہرا۔ صبح کو میں بابو جی کے پاس گیا۔ اُس نے ایک چھوٹی سی ٹوکری جس میں کہ پانچ سیر کے قریب وزن ہوگا۔ میرے سپرد کر دی۔ اور کہا کہ فرستندہ نے اس کا محصول ادا کیا ہوا ہے یعنی PAID پارسل ہے۔

جب میں ٹوکری لے کر سٹیشن سے باہر نکلا تو پتہ لگا کہ جو یکّہ رات کو قادیان سے بٹالہ آیا تھا۔ وہ سواریاں لے کر واپس قادیان چلا گیا ہے۔ چونکہ بٹالہ سے قادیان کی سڑک کچّی اور بہت خراب اور ریتلی تھی اس واسطے بٹالہ کے یکّہ والے قادیان جانا پسند نہ کرتے تھے۔ اگر کوئی جاتا بھی تو بہت کرایہ چارج کرتا میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ آپ بہنگی والا کہار لے جاؤ۔ چنانچہ میں نے ایک کہار کو وہ ٹوکری دے دی۔ اس نے بہنگی کے ایک پلڑے میں یہ ٹوکری رکھ دی اور دوسرے پلڑے میں اتنا ہی پتھر کا وزن رکھ کر کندھے پر اُٹھا کر میرے ساتھ ہو لیا۔ اور چار آنہ مزدوری قادیان تک طے ہوئی ہم جلدی ہی قادیان پہنچ گئے۔ حضرت کے عطا کردہ پانچ روپیہ میں سے چار آنہ میں نے کہار کو مزدوری دے دی۔ اور پونے پانچ روپے جیب میں رکھ کر ٹوکری ہاتھوں میں لے لی۔ بیت مبارک کی پرانی تنگ سیڑھیوں میں چڑھ کر سیڑھیوں کے خاتمہ سے قبل ہی جو دروازہ حضرت کے زنانخانہ میں جاتا ہے۔ وہاں ٹھہر کر حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی آمد کی اطلاع کرائی۔

حضرت فوراً ہی باہر تشریف لائے۔ اور مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ آ گئے۔ میں نے عرض کیا حضرت آ گیا ٹوکری کو دیکھتے ہی یہ فرماتے ہوئے اندر تشریف لے گئے کہ آپ ٹھہریں۔ چند منٹ میں حضرت ہاتھ میں ایک بڑا چاقو لئے ہوئے تشریف لائے۔ اور اس ٹوکری کے اُوپر جو ٹاٹ سلا ہوا تھا۔ اس کو چاقو سے ایک طرف سے کاٹ کر اپنے دونوں ہاتھ اس ٹاٹ کے اندر داخل کر کے باہر نکالتے ہی فرمایا کہ یہ آپ کا حصّہ ہے۔ میں نے جلدی میں اپنے کرتے میں ڈلوا لئے۔ (قبل ازیں مجھے علم نہ تھا۔ کہ پارسل میں کیا ہے۔) میں نے دیکھا کہ وہ سبزی مائل انگور ہیں۔ اتنے میں میں نے وہ پونے پانچ روپیہ جیب سے نکال کر پیش کئے۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور یہ بقایا رقم ہے۔ صرف چار آنہ خرچ ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ "ہم اپنے دوستوں سے حساب نہیں رکھا کرتے۔" اتنا فرمایا اور ٹوکری اُٹھا کر اندر تشریف لے گئے۔ انگور میرے کرتے میں اور پونے پانچ روپیہ میرے ہاتھ میں رہ گئے (پاک ہے اللہ) کیا اعلیٰ فقرہ فرمایا۔ کہ ہم اپنے دوستوں سے حساب نہیں رکھا کرتے میں اس وقت ۱۶۔۱۵ سال کا بچہّ تھا۔ یہ حضرت کی شفقت مہربانی اور عنایت تھی۔ کہ اپنے غلام کی عزت، قدر اور حوصلہ افزائی فرماتے۔"

(الحکم ۲۸ مئی و ۷ جون ۱۹۳۹ء)

یعقوب امجد

وقف زندگی کا مطالبہ

جب سے روحانی دنیا کا سلسلہ آغاز ہوا ہے اور الٰہی جماعتیں وجود میں آئی ہیں، اُسی وقت سے روحانی نظام کو چلانے اور دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے لئے الٰہی جماعتوں کے افراد اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے آئے ہیں۔

حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعض موقعوں پر اپنے رفقاء کو دینی خدمات کے لئے خود کو وقف کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ متعدد احباب آپ کے ارشاد کے مطابق قادیان میں محض خدمتِ دینی کے جذبے کے تحت آ کر آباد ہو گئے اور تادمِ حیات دیوانہ وار خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ان احباب میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضرت بانیؑ سلسلہ کی وفات کے امامت اولیٰ کے زمانے میں بھی حضرت مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاوّل نے جب احباب سے دینی خدمات بجالانے کی خواہش کی تو بعض احباب نے برضا و رغبت خود کو پیش کیا اور بعض تو ان میں سے خدمت کے لئے بیرونِ ملک میں بھیجے گئے۔ گویا خدمتِ دین اور وقفِ زندگی کا سلسلہ جس کے لئے پہلی آواز جماعت احمدیہ کے بانی حضرت بانیؑ سلسلہ نے اٹھائی تھی وہ جاری رہا اور جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا رہا وہ دین کی خدمت کے لئے خود کو پیش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امامتِ ثانیہ کا دور آ پہنچا۔ اس دور میں جماعت کا دعوت الی اللہ کا پروگرام اور زیادہ وسیع ہو گیا اسلئے زیادہ احباب کی ضرورت درپیش ہوئی چنانچہ یہ کام پہلے سے زیادہ وسیع ہو گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۳۴ء میں حضرت فضل عمر نے باقاعدہ ایک تحریک جماعت میں [illegible] کی۔ اسلئے کہ دور کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے الٰہی اشارے کے مطابق جماعت میں بیداری پیدا کرنے، دینی خدمات کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرنے اور اس دور کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے "تحریکِ جدید" کا آغاز فرمایا۔ اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ جماعت کو روحانی و اقتصادی طور پر مضبوط کیا جائے اور دعوت الی اللہ کے کام کو بیرونی ملکوں میں وسعت سے پھیلایا جائے۔ چنانچہ جب "تحریکِ جدید" کا آغاز ہوا، تو اس کے ذریعے متعدد مطالبات کئے گئے۔ تاکہ جماعت کی روحانی و اقتصادی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا جائے۔ ان مطالبات میں سے ایک مطالبہ وقفِ زندگی یا وقفِ اولاد کا تھا۔ اس مطالبے کو حضرت فضل عمر نے اپنے متعدد خطبات کے ذریعے پیش فرمایا۔ چند ایک اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

" تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے، وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبے کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کیلئے اسے قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۵ء)

ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:۔

" جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنیٰ نہیں، بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

ایک اور موقعے پر وقفِ زندگی کی ضرورت و اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

" جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں، وہی مرتی ہیں اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں، وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر فروری ۱۹۳۷ء)

بعض دفعہ مالی قربانی پیش کرنے کے بعد احباب یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حق ادا کر دیا ہے گویا وہ وقفِ زندگی کی طرف سے تساہل سے کام لیتے ہیں ایسے احباب کے لئے حضور حضرت فضلِ عمر نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا۔

" دنیا میں روپے کے ذریعے کبھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعے اکنافِ عالم میں وہ اپنی (دعوت) پہنچا دے گی اُس سے زیادہ فریب خوردہ، اس سے زیادہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شخصیت ایک تعارف

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

ایسے لوگ جنہوں نے اپنی زندگی کسی اعلیٰ و ارفع مقصد کے حصول کی خاطر وقف کردی ہو، ان کی زندگی اس مقصد کے حصول کے لئے کی جانے والی کوششوں، ان کے ایثار، ان کے اخلاص و فدائیت اور ان کے جذبۂ قربانی کے تعلق کی وجہ سے بہتوں کے لئے نمونہ اور اکثر کے لئے قابلِ رشک ٹھہرتی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کی تمام تر توانائیاں اپنے تمام تر وسائل اور تمام تر استعدادیں و صلاحیتیں اس مقصد کے حصول کے لئے صرف کردی ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ خود تو سرخرو ہوتے ہی ہیں جس جماعت یا معاشرہ سے وابستہ ہوتے ہیں اسے بھی شاد کام کر جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے اس ناطے خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں ایسے مخلص خادم پیدا کئے ہیں جن کو خدا کے فضل سے غیر معمولی خدمات کی توفیق اور بھرپور عملی زندگی گزارنے کے مواقع میسر آئے ہیں۔ اس ضمن میں ایک نہیں بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں ان میں سے ایک محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔

مغربی افریقہ میں جس طرح سب سے پہلے حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت میں تشریف لے گئے اسی طرح مشرقی افریقہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سب سے پہلے احمدی مربی کی حیثیت سے وہاں گئے۔ آپ مئی ۱۹۹۱ء میں ساٹھ سال تک خدمات سلسلہ بجا لانے کے بعد ۸۱ سال کی عمر میں اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوئے ہیں۔

مسلسل ساٹھ سال تک خدمات سلسلہ کی توفیق کا ملنا ہی بذاتِ خود ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو دراصل خدا تعالیٰ کا ایک خاص انعام اور اس کا فضل ہے اور یہ سعادت جماعت احمدیہ میں بہت کم خوش نصیبوں کو میسر آئی ہے

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ۱۹۱۰ء میں پنجاب کے علاقے میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۱ء میں جبکہ آپ کی عمر ۲۱ سال تھی مولوی فاضل کرنے کے بعد خدماتِ سلسلہ کے میدان میں قدم رکھا اور اب ۸۱ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد دم لینے کا ذرا وقفہ لیا ہے چند سال ہندوستان میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے بعد سیدنا حضرت فضل عمر کی نظر انتخاب نے آپ کو مشرقی افریقہ کے لئے منتخب فرمایا۔ اس وقت مشرقی افریقہ کے چار ممالک، کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا اور زنجبار برطانوی کالونی تھے۔ ان ممالک میں احمدیت کی داغ بیل تو ۱۸۹۶ء میں اس وقت پڑی تھی جب سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے بعض رفقاء یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر ممباسہ گئے لیکن بعد میں مستقل مشن کا قیام سب سے پہلے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے وہاں جانے سے ہی ہوا جو ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو قادیان سے روانہ ہو کر ۲۷ نومبر کو نیروبی پہنچے تھے۔ اور پھر ۲۸ سال تک اسی ارضِ بلال میں خدماتِ سلسلہ کی توفیق و سعادت پائی۔

اس عرصہ میں آپ نے اس خطۂ ارض کے کئی نشیب و فراز بھی دیکھے۔ ان ممالک کی برطانوی تسلط سے آزادی اور ملکوں کی تقسیم سب آپ کے سامنے کے واقعات ہیں۔ آزادی سے قبل آپ ان چاروں ممالک کے مشن انچارج تھے۔ ۱۹۶۱-۶۲ء کے عرصہ میں جب کینیا، یوگنڈا آزاد ہوئے اور ٹانگانیکا اور زنجبار تنزانیہ کی شکل میں دنیا کے نقشہ پر ابھرے تو یکم مئی ۱۹۶۱ء سے ان ممالک میں جماعتی نظام کو بھی علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب صرف کینیا کے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے اور پھر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک یہ خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس پاکستان آگئے۔

مشرقی افریقہ میں مشن قائم ہونے کے بعد آپ کا ہیڈ کوارٹر کینیا کے شہر نیروبی میں تھا۔ بیت الاحمدیہ نیروبی کی پچھلی جانب واقع ایک چھوٹا سا کمرہ جس میں صرف ایک ڈیسک رکھی ہوتی تھی آپ کے دفتر کی کل کائنات تھی۔ مشن سے متعلق تمام امور یہیں سرانجام پاتے اور تمام پروگرام بھی یہیں حتمی شکل اختیار کرتے تھے

اس دور میں مشرقی افریقہ میں لال حسین اختر سے آپ کے مناظرے مشہور ہوئے اور امریکی پادری ڈاکٹر بلی گراہم (BILLY GRAHAM) کو آپ کی طرف سے دیئے گئے دعا کے چیلنج اور اس کا فرار تو افریقہ کے اخبارات کی شہ سرخیوں کا عنوان بنتے رہے۔

محترم شیخ عمری عبیدی (سابق وزیر انصاف تنزانیہ) سے کون واقف نہیں۔ آپ نومبر ۱۹۳۶ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ ہی بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے تھے۔ جن کے ایک بیٹے مکرم بکر عبید صاحب جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تنزانیہ میں خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔

مشرقی افریقہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو ایک خدمت اس رنگ میں بجا لانے کی توفیق ملی کہ تنزانیہ کے دو شہروں ٹبورا اور دارالسلام میں، یوگنڈا کے شہروں جنجہ اور کمپالا میں اور کینیا کے شہروں نیروبی، ممباسہ اور کسموں میں مشن ہاؤس اور بیت الذکر آپ کے ذریعہ تعمیر کے مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ علاوہ ازیں اپریل ۱۹۳۸ء میں نیروبی میں پہلی مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام بھی آپ ہی کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔

ایک عظیم سعادت جو محترم شیخ صاحب کے حصہ میں آئی وہ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت ہے۔ سواحیلی زبان اس وقت غالباً دسویں نمبر پر بولی جانے والی زبان تھی۔ اور مشرقی افریقہ کے بیشتر حصہ میں یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ ترجمہ کے کام کا آغاز حضرت فضل عمر کے ارشاد پر نومبر ۱۹۳۹ء میں رمضان کے بابرکت مہینے سے ہوا جو مارچ ۱۹۵۳ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ نظر ثانی اور دیگر متعلقہ امور مکمل ہونے پر ۱۲ مئی ۱۹۵۳ء کو یہ ترجمہ قرآن کریم شائع ہوا اس کا دیباچہ خود سیدنا حضرت فضل عمر نے رقم فرمایا جو سواحیلی میں ترجمہ ہونے کے بعد شامل اشاعت کیا گیا۔ سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت ایک عظیم واقعہ ہے جس سے مشرقی افریقہ کی تاریخ احمدیت میں ایک نئے اور سنہری دور کا آغاز ہوا۔

سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کے علاوہ کینیا قیام کے دوران ۱۹۴۲ء میں آپ کو سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی کتاب کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اشاعتی امور میں ایک اہم کام آپ کو یہ کرنے کا موقع ملا کہ آپ نے جنوری ۱۹۳۶ء سے سواحیلی زبان میں ایک ماہوار رسالہ MAPENZI YA MANGU کا اجراء کیا۔ اس کے پہلے شمارہ کی اشاعت ایک ہزار تھی جبکہ دوسرے شمارہ سے ہی یہ رسالہ دو ہزار کی تعداد میں شائع ہونے لگا یہ رسالہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ پہلے کینیا سے یہ رسالہ نکلتا رہا۔ اب یہ تنزانیہ سے شائع ہوتا ہے۔

دوسرا اخبار محترم شیخ صاحب نے EAST AFRICAN TIMES کے نام سے جاری کیا۔ آغاز میں یہ رسالہ ماہوار تھا۔ بعد میں اسے بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت پندرہ روزہ کر دیا گیا۔ یہ رسالہ بھی تا حال کینیا سے جاری ہے۔

غرض مشرقی افریقہ میں آپ نے ۲۸ سال تک خدمات سلسلہ کی توفیق پائی اور اس دور سے تمام واقعات تاریخ احمدیت کا اہم حصہ ہیں جو تاریخ احمدیت جلد ہفتم کے صفحات ۲۵۴ تا ۳۰۰ میں بکھرے پڑے ہیں۔

۱۹۶۲ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد آپ نائب ناظر اصلاح و ارشاد، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے بیت اقصیٰ ربوہ، .... لائبریری ربوہ اور فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے دفاتر کی تعمیر کی نگرانی کے فرائض بھی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

سترہ سال تک مرکز سلسلہ ربوہ میں اہم خدمات بجا لانے کے بعد ۱۹۷۹ء میں آپ برطانیہ کے امیر مربی انچارج مقرر ہوئے جہاں آپ کو دسمبر ۱۹۸۳ء تک خدمات کی توفیق ملی اس چار سالہ قیام کے دوران برطانیہ کے نو مختلف مقامات آکسفورڈ۔ ساؤتھال برمنگھم۔ کرائیڈن۔ مانچسٹر۔ بریڈ فورڈ ہڈرز فیلڈ۔ جلنگھم اور ایسٹ لندن میں نئے مشن ہاؤسز قائم کرنے کا موقعہ ملا بلا شبہ یہ ایک غیر معمولی کامیابی تھی۔

۱۹۸۳ء میں آپ کو امریکہ کا مشن انچارج مقرر کیا گیا جہاں آپ نے سات سال سے زائد عرصہ تک اس حیثیت میں خدمات سرانجام دیں اور اس عرصہ میں تیرہ مختلف مقامات پر مشن ہاؤسز کا قیام اور پانچ بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق خدا کے فضل سے آپ کو میسر آئی اور امریکہ ہی میں ۱۹۹۱ء میں آپ اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوئے ہیں۔

محترم شیخ صاحب کو جہاں جہاں بھی خدمت کا موقعہ ملا آپ نے کامیابی حاصل کی۔ انتھک محنت۔ سلسلہ کے ساتھ کامل وفاداری، دعا، توکل علی اللہ، والہانہ لگن۔ بے مثال کوشش اور سب سے بڑھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کی کامل اطاعت آپ کی زندگی کے جلی عنوانات رہے ہیں۔

محترم شیخ صاحب ساٹھ سال کی خدمات کے بعد اب ریٹائر ہوئے ہیں۔ عمر ۸۱ سال ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت و تندرستی سے رکھے اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور احمدی مربیان سلسلہ اور داعیان الی اللہ کو آپ کی زندگی کی کامیابیوں اور کامرانیوں سے استفادہ کی توفیق دے اور احمدیت کو قیامت تک ایسے بے نفس مربیان عطا کرتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کی پہلی شادی کس عمر میں اور کس کے ساتھ ہوئی؟ ان سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پہلی شادی پندرہ سولہ برس کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی پہلی بیوی کا نام حرمت بی بی تھا۔ اور وہ آپ کی ماموں زاد تھیں۔

س۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے ماموں جو آپ کے خسر بھی تھے ان کا کیا نام تھا؟

ج۔ اُن کا نام مرزا جمعیت بیگ صاحب تھا۔

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کی پہلی اولاد کب پیدا ہوئی اور ان کا کیا نام تھا؟

ج۔ پہلی اولاد غالباً ۱۸۵۳ء میں پیدا ہوئی جن کا نام حضرت مرزا سلطان احمد صاحب تھا۔

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کی دوسری اولاد کب پیدا ہوئی اور ان کا نام بتائیں؟

ج۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کے دوسرے فرزند جو کہ نوجوانی میں وفات پا گئے۔ مرزا فضل احمد صاحب تھے اور قریباً ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے۔

س۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پہلی شادی سے کتنی اولاد تھی؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پہلی شادی سے دو بیٹے تھے۔

س۔ نوجوانی کے زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کی کیا خاص عادات تھیں؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کو تنہائی میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے سے بہت رغبت تھی۔ اور آپ زیادہ تر قرآن مجید اور دینی کتب کا مطالعہ فرماتے۔

س۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی عمر کتنے برس کی تھی کہ پنجاب کا علاقہ انگریزوں کی عملداری میں آیا؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے اپنی عمر کی پندرھویں منزل میں قدم رکھا ہی تھا کہ سکھ حکومت کو شکست فاش ہوئی اور ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء میں پنجاب کا علاقہ بھی حدود مملکت میں شامل کر لیا گیا۔

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کے ابتدائے جوانی کے بارے میں ایک ہندو جاٹ نے آپ کی خلوت نشینی کی گواہی دی بیان کریں؟

ج۔ قادیان کے پاس کے گاؤں کا ایک ہندو جاٹ بیان کرتا ہے کہ میرا مرزا صاحب کے ہاں بہت آنا جانا تھا۔ میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر بڑے مرزا صاحب سے ملنے کے لئے آتا تو پوچھتا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے سے تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا تو وہ کہتے کہ میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی مگر وہ الگ ہی رہتا ہے۔ پھر وہ کسی کو بھیج کر آپ کو بلواتے تو آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلے پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ اکثر بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لیتے اور کچھ نہ بولتے اور نہ ہی کسی کی طرف دیکھتے

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کے والد صاحب کو آپ کے بارے میں کیا تشویش رہتی تھی؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو)، کے والد فرمایا کرتے تھے کہ "میرا یہ بیٹا ہے۔ نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی بیت میں مُلّا کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آجایا کریں گے۔

س۔ ابتدائے جوانی میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کس قسم کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے؟

ج۔ ابتدائے جوانی میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، زیادہ تر قرآن مجید کا مطالعہ کیا کرتے اور غیر مذاہب کے لوگ جو (دینِ حق) پر حملے اور اعتراضات کرتے تھے ان کو اکٹھا کرتے اور پھر ان کے دعویٰ کے ابطال کے لئے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے حتیٰ کہ بعض دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اس زمانے میں ہم نے آپ کو جب بھی دیکھا قرآن مجید ہی پڑھتے دیکھا۔

س۔ ابتدائی زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کے قرآن مجید کے علاوہ کون سی کتب زیر مطالعہ رہتی تھیں؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) قرآن مجید کے علاوہ بخاری، مثنوی رومی دلائل الخیرات، تذکرۃ الاولیاء، فتوح الغیب اور سفر السعادت پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے۔

س۔ خدمت دین کے سلسلہ میں نوجوانی میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) نے کیا کوشش فرمائی؟

ج۔ آپ فرماتے ہیں کہ "میں سولہ سترہ برس کی عمر میں عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا اور ان کے اعتراضات پر غور کرتا ہوں۔

میں نے اپنی جگہ ان اعتراضات کو جمع کیا ہے۔ جو عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچتی ہے۔

س۔ ابتدائے جوانی میں حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کے دل میں دینِ حق سے جو محبت تھی اس کے بارے میں کوئی گواہی بیان کیجئے؟

ج۔ حضرت مولوی فتح الدین صاحب دھرم کوٹی کی روایت ہے کہ "میں حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے پاس اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو قیام بھی کیا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضور بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں۔ ...... جیسے کہ ماہیٔ بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ ...... صبح میں نے حضور سے اس واقعے کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا۔" اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں (دین) کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت (دینِ حق) پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ (دین حق) ہی کا درد ہے جو ہمیں اسطرح بیقرار کر دیتا ہے۔"

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کے نوجوانی میں کیا معمولات تھے؟

ج۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) شروع ہی سے تنہائی پسند تھے اور تنہائی میں اپنا زیادہ تر وقت یادِ الٰہی یا قرآن مجید کی تلاوت میں صرف کرتے یا دوسری دینی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ نمازوں کی پابندی کرتے۔ درود شریف کثرت سے پڑھتے آپ کے ساتھی بعض چھوٹے بچے ہوتے جو آپ کے کھانے میں شریک ہوتے۔ آپ خود کھانا بہت قلیل مقدار میں کھاتے، اکثر بھنے ہوئے دالوں پر اکتفا کرتے۔ اپنے کھانے کا زیادہ تر حصہ بھولیوں اور ضرورت مندوں کو دے دیتے۔

س۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو)، کے شوقِ مطالعہ کے بارے میں آپ کے والد صاحب کیا فرماتے تھے؟

ج۔ آپ کے والد صاحب آپ کو کہتے تھے کہ غلام احمد تم کو پتہ نہیں کہ سورج کب چڑھتا ہے اور کب غروب ہوتا ہے اور بیٹھتے ہوئے وقت کا پتہ نہیں۔ جب میں دیکھتا ہوں چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے۔

س۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کو آپ کے والد نے آپ کے ابتدائی دورِ جوانی میں کس کام پر لگایا؟ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو)، اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ج۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو)، فرماتے ہیں۔

"میرے والد صاحب اپنے آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا۔ اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔

ان کی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ پر تھی۔ مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیا داروں کی طرح مجھے رو بہ خلق بنا دیں اور میری طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی۔

سوال:۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کا تعلق کس خاندان سے تھا، آپ کے بزرگ کہاں کے رہنے والے تھے اور کیا کہلاتے تھے؟

جواب:۔ حضرت بانیٔ سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) مشہور ایرانی قوم برلاس سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا خاندان شاہی خاندان تھا۔ جو فارسی النسل تھا اور مغلیہ خاندان کہلاتا تھا۔

سوال:۔ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کو آپ کے خاندان کے بارے میں خدائی خبر کے طور پر کیا بتایا گیا؟

جواب:۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ فارسی النسل ہیں۔

سوال:۔ کیا تاریخی شواہد سے آپ کا فارسی النسل ہونا ثابت شدہ ہے؟

جواب:۔ ۱۸۳۹ء کی مطبوعہ ایک کتاب "پنجاب کا رواج زمیندارہ" میں آپ کے خاندان کو برلاس بتایا گیا ہے۔ بندوبست سال ۱۸۶۵ء کے کاغذات میں جو شجرہ نسب منسلک ہے۔ اس میں آپ کے خاندان کو برلاس لکھا گیا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو بڑھ چڑھ کر کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور آپ کے قول اور فعل کو دنیا کی رہنمائی کا باعث بنائے اور آپ کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

○ پیارے بچو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آجکل حضرت بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علیل ہیں۔ امید ہے آپ روزانہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی سے نوازے۔ اور حضرت امام جماعت اور ساری جماعت کی پریشانی کو دُور فرمائے۔

دعاؤں کے متعلق آپ یاد رکھیں کہ بعض اوقات ضرورت کے مطابق باقی ہر کام کے متعلق دعا چھوڑ کر کسی ایک خاص بات کے لئے دعا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت بھی سب سے اہم بات حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا ہے۔ اس لئے آپ سب ان ایام میں صرف اور صرف حضرت بیگم صاحبہ کے لئے دعائیں کریں۔ اور دن رات دعائیں کریں۔ اور چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی ان دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

"انسان کو صرف پنجگانہ نماز اور روزوں وغیرہ احکام کو ظاہری بجاآوری پر ہی ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی۔ روزے رکھنے تھے رکھ لئے۔۔۔ وغیرہ نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے"

پس آپ نمازیں بھی باقاعدگی سے پڑھیں اور ان کے ساتھ ابھی سے کوشش کریں کہ نوافل کی بھی عادت پڑ جائے۔ اگر اب نوافل کی عادت پڑ گئی تو اللہ کے فضل سے ساری عمر یہ عادت آپ کے ساتھ رہے گی۔

○ ہماری پارٹی

ہماری دسویں کلاس کی پارٹی کی الوداعی تقریب جو کہ ہمیں نویں کلاس کی بہنوں نے مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ کو بہت ہی بابرکت جگہ امامت کی رہائش گاہ آپا جان طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاں دی۔ یہ تقریب مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔

ہماری اس پارٹی کی تقریب چونکہ پہلی مرتبہ اس بابرکت مقام پر ہونا قرار پائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت مجھے نصیب ہوئی۔ ہماری پارٹی نہایت ہی اچھی اور پُر لطف انداز میں منائی گئی۔ تلاوت کے بعد حضرت آپا جان طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے ہمیں نہایت ہی نفیس اور دل پر اثر پیدا کرنے والی نصائح سے نوازا۔ جس کے چند الفاظ میں یہاں ضرور بتانا چاہوں گی۔ آپ نے پاکیزہ دوستی کے بارے میں بتایا کہ آپس میں دوستی کرو۔ پیار محبت سے پیش آؤ اور ایک دوسرے کے کام آؤ۔ پھر آپ نے خطاب میں یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ کا دوست شراب بھی پی کر گندے نالے میں گر پڑا ہو تو تم اسے بھی اٹھاؤ چونکہ اس کا عمل اس کے ساتھ ہے پھر آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ہر احمدی لڑکی کو قرآن پاک سے دلی عقیدت ہونا چاہیئے اور ہر لڑکی کو قرآن پاک کا ترجمہ بھی آنا چاہیئے۔ نیز پنجوقتہ نماز پر بھی خصوصی توجہ دلائی۔ آپ کا خطاب نہایت ہی شیریں تھا جس کا ایک ایک لفظ میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ پھر آپا جان نے سب لڑکیوں سے باتیں بھی کیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہمیں آپ کی پاکیزہ محبت میں فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ میں آپا جان کی تہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں قیمتی نصائح سے نوازا۔

کھانے پینے کا انتظام آپ کے ہال ہی میں کیا گیا کچھ عجیب ہی نظارا تھا۔ پورا ہال اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔ ہر ہر نظر اٹھانے پر حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں کی تصاویر نظر آرہی تھیں۔ ایمان کو تازگی مل رہی تھی۔

اس دوران مجھے کچھ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے پورے وجود پر ایمان کے مضبوط ہونے کی ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی ہو۔ میرا جذبہ بلند تر ہوتا جا رہا تھا۔ اور میں نے مضبوط ارادہ بنایا کہ میں ہر طرح سے آپ کی نصائح پر پوری اترنے کی کامیاب کوشش کرونگی۔

پھر اسی طرح میرے سکول کی میری محسن ہستی محترمہ میڈم امۃ الشکور صاحبہ نے بھی ہمیں اپنے قیمتی نصائح سے نوازا جنہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ میں آپ کی بھی تہِ دل سے مشکور ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر لمحہ اپنی محبت عطا فرمائے۔

آخر میں میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری پوری کلاس کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔

شازیہ یونس۔ ناصر آباد

بقیہ: صـ۳ سے آگے

سب سے اچھا کام کرنے والا کون سا ہے) میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دُنیا کی اشیاء اس لئے پیدا کی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کے متعلق تحقیق کریں دُنیا کی حالت کو سدھاریں۔ اس حصے کے متعلق مسیحیوں سے کوتاہی ہوئی ہے۔ انہوں نے دُنیا کے راز تو دریافت کئے مگر اچھے عمل کا نمونہ نہ دکھایا یعنی اس تحقیق اور تدقیق کے نتیجہ میں انہوں نے دُنیا میں ظلم اور فساد کی بنیاد رکھ دی اور غالباً اس طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے"

(خطبہ جمعہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

اب آخر پر ایک اقتباس اپنے موجودہ پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطاب سے درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ حقیقت روشن ہو جائے اور وقف زندگی کی اہمیت و ضرورت کا مطالبہ ہر دور میں کیا جاتا ہے اس لئے الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے یہ نسخۂ کیمیا کا کام دیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

'وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں (دین حق) جس کثرت سے پھیلنا ہے اور اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ۔۔۔۔۔۔ ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں"

خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء

بعض دفعہ کھاتے پیتے لوگ جو مال قربانی میں آگے بڑھ جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالا سمجھنے لگتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اقتباس فکر انگیز ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں۔ وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے۔ لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجے کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے پیش ہوتے رہے ہیں ....

کسی کو ہرگز یہ غلط فہمی نہ ہو کہ اگر ظاہر عزت والے لوگ اپنے بچے وقف نہ کریں تو (اللہ پناہ دے) جماعت محروم رہ جائے گی اور جماعت کی عزت میں کمی آجائے گی۔ بلکہ میں اُن خاندانوں کو جو وقف کی تحریک میں حصہ نہیں لیتے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ عزتیں باقی نہیں رہیں گی وہ بظاہر دنیا میں معزز ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے خدا کے حضور اپنے بچے پیش کرنے کا گر نہ سیکھا تو خدا کے نزدیک وہ آئندہ اپنے آپ کو ذلیل کرتے جائیں گے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ واضح ارشاد کے بعد احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ "تحریکِ جدید" کے "مطالبہ" وقف زندگی یا وقف اولاد" کے سلسلے میں اپنے قدم کو آگے بڑھائیں اور خود کو یا اپنی اولاد کو دینی خدمت کیلئے وقف کر کے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ تاکہ آپ دین و دنیا کے حسنات سے بہرہ ور ہوں۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

ہے۔ عربی محقق HAROLD LAMB کی رائے یہ ہے کہ وہ ایشیا کے سطح مرتفع کی ایک قوم تھی جسے گذشتہ زمانے میں سستھین کہتے تھے۔ سستھین قوم کے بارے میں کیمبرج یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ایلس ہا دل منز کی تحقیق ہے کہ سستھین ایرانی لوگ تھے۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

ایسی عبادت کر رہا ہوں کہ اگر نہ بھی کروں تو مجھ پر حرف نہیں لیکن بہت بڑھ کر سلوک کرتا ہوں اور جب یہ مضمون شروع ہوتا ہے تو وہاں احسان کا مضمون داخل ہو جاتا ہے یعنی نماز عدل سے احسان میں تبدیل ہونے لگتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر حسین ہونے لگ جاتی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ "بابا" کی رخصتی تک سڑکوں پر احتجاج کرتے رہیں گے۔ اب انہیں کوئی رشوت نظر نہیں آتی سندھ کے حالات آپ کو "اچھے" نظر آرہے ہیں۔ صدر مملکت کے خلاف احتجاجی تحریک کا لانگ مارچ جو ملتان سے شروع ہوا تھا وہ اب عارف والا پہنچ چکا ہے۔ اور پہلا مرحلہ وہاڑی پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان کی صدارت میں اے پی سی کے اجلاس میں لانگ مارچ کے پہلے مرحلے پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ اے پی سی کا کہنا ہے کہ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس کو عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام "خاص حد" سے آگے نکل چکا ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ پاکستان کے لئے پریسلر سرٹیفکیٹ کب جاری ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کنٹرول لائن کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے پاکستان کے اقدامات قابل تعریف ہیں۔

○ سیالکوٹ کو بگ سٹی قرار دینے کے مطالبہ کی تائید میں چوتھے روز بھی مکمل ہڑتال رہی۔ شہر میں خاکروبوں نے بھی کام بند کر دیا ہے جس سے گندگی پھیل گئی ہے اور بیماریاں پھوٹ پڑنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ مختلف محکموں کے ملازمین نے ماتمی جلوس نکالے اور جلسہ عام میں شرکت کی مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں تحریک میں مزید شدت پیدا کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ صدر نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوری ادارے مضبوط اور مستحکم ہیں۔ جمہوریت کے مخالفین کے خواب کبھی پورے نہیں ہونگے۔

○ محکمہ کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ میں کروڑوں روپے کا گھپلا سامنے آیا ہے ۶۰۰ افراد کو دو نمبر پرمٹ جاری کر کے کروڑوں روپے کمائے گئے۔

○ سندھ کے امور چلانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اس اعلیٰ اختیاراتی کوارڈی نیشن کمیٹی کے سربراہ مظفر شاہ ہونگے۔ یہ اقدام جام صادق کے مشورے سے اٹھایا گیا ہے۔ مظفر شاہ حلف اٹھا رہے ہیں۔

○ متحدہ علماء کونسل نے کہا ہے کہ سود کے حق میں مصر اور شام کے فتوے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں نے اسلام کو بے نظیر سے ۱۰ گنا زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں اراکین کی عدم دلچسپی کی وجہ سے اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

○ بجلی کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف حکومت کے خلاف جو رٹ دائر کی گئی ہے اس پر پشاور ہائی کورٹ نے وفاقی حکومت اور واپڈا کے چیئرمین کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ امور کشمیر کے وزیر سردار مہتاب احمد خان عباسی نے قومی اسمبلی میں اعتراف کیا ہے کہ انہیں حکومت آزاد کشمیر نے غلط اطلاع دی تھی جس کے بعد انہوں نے یہ کہا تھا کہ کنٹرول لائن پر کوئی فائرنگ نہیں ہوئی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اس فائرنگ میں ۶ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

○ وفاقی وزیر مہتاب احمد عباسی نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھایا جائے گا۔ یہ مسئلہ ایجنڈے پر پہلے ہی موجود ہے اس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے سلامتی کونسل کے اراکین سے رابطہ کر لیا گیا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے یہ استعفیٰ انہوں نے صوبائی گورنر سے اختلاف کے بعد دیا تھا۔

احمدی جنتری ۱۹۹۲ء

صفحات ۶۰ قیمت -/۱۰

معلوماتی سیر بین

شیخ عبدالماجد ۔ مکان ۴۰۱ احمد شاہ سٹریٹ ۔ پنج پیر روڈ ۔ نیو مزنگ ۔ لاہور

لاہور میں کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے

گلشن راوی لاہور میں ۱۱ مرلہ پر تعمیر شدہ ایک دو منزلہ کوٹھی مشتملہ تین بیڈروم ڈرائینگ ڈائینگ۔ ٹی وی لاؤنج۔ فرنٹ سائیڈ ٹیرس اوپن۔ فرنٹ لان ۲۵×۲۵ جو کہ مون مارکیٹ کے بالمقابل واقع ہے کرایہ کے لئے خالی ہے۔

رابطہ: ملک حامد علی۔ پنجاب آٹو موبائیلز ۳۵۔ فرید کوٹ روڈ لاہور۔ فون دفتر ۳۵۲۷۴۲ رہائش: ۴۶۳۳۱۷، ۴۶۱۲۷۱، ۴۰۱۹۳۵

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:۔

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) — BABY TONIC — -/۱۶

۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے) — BABY GROWITH COURSE — -/۳۰

۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) — BODY BUILDING COURSE — -/۱۰۰

۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) — DWARFISHNESS COURSE — -/۱۰۰

۵۔ بول بستری کورس — BED URINE COURSE — -/۳۵

۶۔ مٹی چھوڑ کورس — MITI CHOUR COURSE — -/۲۰

۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا) — MARASMAS COURSE — -/۵۰

۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور — SLOW DENTITION CURE — -/۲۰

۹۔ بے ترتیب دانت کیور — IRREGULAR TEETH CURE — -/۲۰

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

فون ۶۰۶، ۷۷۱

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء — پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ — فون نمبر ۵۹۲

کلاسیں صبح و شام بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھیئے

داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

کلاسیں ۹۲-۳-۱ سے شروع ہونگی

پتہ